سیرتِ داتا علی ہجویری رَحۃُ اللہ عَلَیْہ

16-September-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَلْقَی اللهَ غَداً رَاضِیاً، فَلْیُكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَیَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔ (فِردوسُ الاخبار، ۲/۲۸۴، حدیث: ۲۰۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفۡضَلُ الۡعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک عظیم مبلغ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں گے کہ جن کی وَجہ سے اسلام کی عِزّت، شان وشوکت اور قُوَّت میں اِضافہ ہوا، جنہوں نے سَخاوت کے دریا بہادیئے، جن کا فیضان کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی جاری وساری ہے، جن کے مزارِ پُر انوار پر ہر وَقْت عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ واہلبیت اور عاشقانِ اولیاء کا ہجوم رہتا ہے جو حاضر ہو کر اپنی مُنہ مانگی جائز مُرادیں پاتے ہیں۔ یہ اَہم شَخصیَّت کون تھی؟ ان کا نام ونَسب، کُنیَّت ولَقب کیا تھا؟ یہ بھی سُنیں گے، نیز آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی ایک بہت ہی پیاری خُوبی **"شوقِ علمِ دِین"** کے بارے میں بھی مدنی پھول سنیں گے اوران مدنی پھولوں کو اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجا کران پر عمل کی بھی کوشش کریں گے۔ اِنۡ شَآءَ اللہ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد اَہلِ بَیتِ اَطہار وصحابۂ

1...جامع صغیر ص ۸۱، حدیث: ۱۲۸۴۔

کِرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے شجرِ اسلام کی آبیاری کی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد ان کی پیروی میں بعد میں آنے والے بزرگوں نے بھی دینِ متین کی خِدمت کے اس اہم فریضے کو حُسن وخُوبی کے ساتھ ادا کیا۔ بالخُصُوص پاک وہند میں تبلیغِ اسلام کے لئے جن اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے نمایاں کردار اَدا کیا، اُن میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سرِ فہرست ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اندازِ تبلیغ، علمِ دِین کی ترویج واشاعت، اجتماعی وانفرادی کوششوں، تصنیف وتحریر اور روحانی قُوّت سے ہند میں نہایت ہی تیزی سے اسلام کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور کثرت سے لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ آیئے! آج ہم اِنہی داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دِین کے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی علمِ دِین کی بُجھتی شمع دوبارہ رَوشن ہوجائے، اے کاش! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ نصیب ہوجائے، آیئے! پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارُف سنتے ہیں:

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تعارف

حضرت داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کُنیت ابو الحسن، جبکہ علی اسمِ گرامی یعنی نام ہے۔ آپ غزنی کے رہنے والے تھے۔ جُلّاب اور ہجویر "غزنی" کے محلّوں میں سے دو(2) محلے ہیں، پہلے جُلَّاب میں قِیام پذیر تھے پھر ہجویر میں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت کم وبیش ۴۰۰ھ میں ہوئی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . مقدمہ کشف المحجوب، ص۸ تا ۱۱ ماخوذاً

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

حضرت خواجہ مَستان شاہ کابلی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن عثمان ہجویری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ محمود غزنوی کے قائم کردہ دِینی مدرسے میں اکثر دیکھے گئے، اُس وَقت آپ کی عمر بمشکل 12، 13 سال کی ہو گی، حُصُولِ علمِ دِین کے جذبے سے سرشار یہ طالبِ علمِ دِین تعلیم میں اتنا مَحْو ہوتا کہ صبح سے شام ہو جاتی مگر کبھی پانی تک پیتے نہ دیکھا گیا، رضوان نامی سفید رِیش بزرگ اُس مَدرَسے کے مُدرّس تھے، وہ اپنے اس خاموش طبع طالبِ علم کو تکریم کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔

ایک روز سلطان مَحمود غزنوی کا گُزر اسی مَدرَسے کی جانب سے ہوا اور وہ اس عظیم دِینی درس گاہ میں آیا، دیگر شاگردوں کے برعکس حضرت مخدوم علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنے کام میں اتنے مگن تھے کہ ان کو کوئی خبر نہ تھی، بزرگ استاذ نے پکارا: دیکھو علی! کون آیا ہے؟ اب کیا تھا ایک طرف محمود غزنوی اور دوسری جانب ایک کمسن راہِ حق کا مُتلاشی، عجیب منظر تھا، سلطان محمود غزنوی نے اس نوعمر طالبِ علم کی تَجلّیات کی تاب نہ لاتے ہوئے فوراً نظریں جھکا دیں اور مُدَرِّس سے کہا: واللہ! یہ بچہ خدا کی طرف راغب ہے، ایسے طالبِ علمِ دِین اس مَدرسے کی زِینت ہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ علمِ دِین سیکھنے اور مُطالعہ کرنے میں کس قدر مشغول رہا کرتے تھے کہ کم عُمری کے قیمتی لمحات کو بھی ضائع نہ ہونے دیا، کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ وقت اور علمِ دِین دونوں کی اہمیت سے ذرہ بھر بھی غافل نہ تھے، اس قدر چھوٹی عمر میں بھی حُصولِ علمِ دِین اور مُطالعہ کرنے میں مسلسل مشغُول رہتے نیز زبان کا "قُفلِ مدینہ" یعنی زبان کو فضولیات سے بچانے پر بھی سختی سے کاربند تھے، کتابوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی مَحبَّت تو دیکھئے کہ

1... اللہ کے خاص بندے، ص ۴۶۰

www.dawateislami.net

مطالعہ کرتے کرتے شام ہو جاتی، مگر آپ رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ کے پاس پانی پینے کے لئے بھی وَقت نہ نکل پاتا۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ کے اسی شوقِ علمِ دِین، ذوقِ مطالعہ، اپنے کام سے کام رکھنے اور قُفلِ مدینہ لگانے یعنی خاموش رہنے کی مَدَنی سوچ نے آپ رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ کو اس بلند مقام پر پہنچا دیا تھا کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ کے بزرگ استادِ محترم بھی آپ رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ کو عزّت و اِحترام کی نگاہ سے دیکھا کرتے، حتّٰی کہ اپنے وَقت کے عظیم عاشقِ رسول اور علمِ دِین دوست بادشاہ سلطان محمود غزنوی جب آپ رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ کے مدرسے میں تشریف لائے تو علمِ دین میں مصروفیت کے سبب داتا علی ہجویری رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ کو ان کی آمد کا علم ہی نہ ہو سکا چنانچہ سلطان محمود غزنوی بھی آپ رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اورآپ رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ کی شان میں یہ تاریخی اور تعریفی کلمات کہے کہ **"اللہ پاک کی قسم! یہ بچہ خدا تعالیٰ کی طرف راغب ہے، ایسے طالبِ علمِ دِین اس مدرسے کی زینت ہیں۔"**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیاس پانی سے بجھ جاتی ہے، لیکن علمِ دِین کا پیاسا کبھی سیر اب نہیں ہوتا، کیونکہ یہ پیاس چشمۂ علمِ دِین سے فیضیاب ہو کر بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، اسی علمِ دِین کی جستجو کے لئے ہمارے بزرگوں نے اپنے گھر بار اور اپنے آبائی شہروں کو خیر آباد کہہ کر مختلف مَمالک اور شہروں کا سفر فرمایا، حالانکہ اُس وَقت اس قَدَر آسانیاں نہ تھیں مگر چونکہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ علمِ دِین سیکھنے کے حریص تھے، لہٰذا آج کل جیسی سَہُولیات مُیَسَّر نہ ہونے کے باوُجود بھی آپ رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیہ نے حُصُولِ علمِ دِین کی خَاطِر آزمائشوں کا مقابلہ کرتے ہوئے دُور دراز شہروں کے سفر فرمائے نیز سینکڑوں مَشائخِ کرام سے فیض یاب ہونے کا شَرَف حاصل کیا۔ چنانچہ

طلبِ علمِ دِین کے لئے سَفَر

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ نے جتنے بھی مَمالک کا سفر فرمایا، اس کا مقصُود علمائے دِین و مَشائخ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اِکتسابِ فیض اوراپنی علم کی پیاس بجھانے کا اِنتظام کرنا تھا۔ اس

مقصد کے حُصُول کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صرف خُراسان کے تین سو (300) مَشائخ کی خِدمَت میں حاضِری دی اور ان کے علمِ دِین و حِکمت کے پُر بہار گلستانوں سے پھول توڑ کر اپنا دامن بھرتے رہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کسی دُنیوی مقصد کے تحت نہیں بلکہ طلبِ علمِ دِین کی خاطر ایک ہی شہر کے 300 علمائے کِرام کی بارگاہ میں حاضری دِی، یہ تو صرف ایک شہر کے علمائے کِرام کی تعداد ہے، یقیناً آپ نے اس کے علاوہ بھی کئی شہروں اور ملکوں کے بہت سے علماء کی بارگاہ میں حاضری دی ہوگی، داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طلبِ علمِ دِین کی خاطر اس محنت ولگن کی انتہا کے مُتَعَلِّق سُن کر ذہنوں میں اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی یاد تازہ ہو جاتی ہے کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اندر بھی اسلاف کی طرح حصولِ علمِ دِین کا شوق اور ذوقِ مُطالَعہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، ہمارے اسلاف شب وروز طلبِ علمِ دِین میں مشغول رہا کرتے، انتہائی محنت ولگن کے ساتھ مطالعے میں مصروف رہتے نیز علمِ دِین سیکھنے کی خاطر اپنی خواہشات تک کو بھی قربان کر دیا کرتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے شوقِ علمِ دِین سے مُتَعَلِّق 2 حکایتیں سنتے ہیں:

امام مُسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

ایک دن کسی علمِ دین کی مجلس میں حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "مُسلم شریف" کے مؤلف حضرت اِمام مُسلِم بن حَجاج قُشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی حدیث کے بارے میں اِستفسار کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے گھر آکر وہ حدیث تلاش کرنا شروع کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا

1... کشف المحجوب، ص۱۸۱ ماخوذاً

پیش کیا گیا۔ تلاشِ حدیث کے دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس میں سے ایک ایک کھجور اُٹھا کر کھاتے رہے حتّٰی کہ حدیث ملنے تک تمام کھجوریں ختم ہو گئیں، اتنی زیادہ کھجوریں کھالینے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اِنتقال ہو گیا۔

(تھذیب التھذیب، حرف المیم، من اسمہ مسلم، مسلم بن حجاج... الخ، ۱۵۰/۸، رقم: ۶۸۹۴)

حضرت ضَحّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

حضرت ضَحّاک بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لقب **"نَبِیل"** ہے، اس لقب کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن حضرت امام ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی درس گاہ میں (علمِ دِین سیکھنے کے لئے) مَوْجُود تھے کہ اچانک وہاں سے ایک ہاتھی کا گزر ہوا۔ تمام طَلَبہ دَرْس چھوڑ کر ہاتھی دیکھنے چلے گئے، مگر یہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے، حضرت امام ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: ضحّاک! تم ہاتھی دیکھنے کیوں نہیں گئے؟ عرض کی: ہاتھی آپ کی صُحبت سے بڑھ کر نہیں! یہ جواب سُن کر حضرت امام ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **"اَنْتَ النَّبِیل"** یعنی تم تو بہت شاندار ہو۔ (تھذیب التھذیب، حرف الضاد، من اسمہ ضحاک، الضحاک بن مَخْلَد، ۷۹/۴، رقم: ۳۰۵۷)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگوں کا شوقِ علمِ دِین کیسا لاجواب تھا کہ جب یہ حضرات حُصُولِ علمِ دِین میں مشغُول ہوتے تو پھر اپنے آس پاس کی ہر چیز سے بے پرواہو جاتے تاکہ اپنے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔ بِلا شبہ ان نُفُوسِ قُدْسِیہ نے علمِ دِین کو اپنا سب کچھ دے دیا تھا تو علمِ دِین نے بھی انہیں محروم نہ رکھا بلکہ مُسلمانوں کا رہنما بنا دیا۔ یقیناً یہ سب ربِّ کائنات کی عطا، علمِ دِین کے فضائل سے آگاہی اور علمِ دِین سے مَحَبَّت ہی کا نتیجہ تھا کہ آج ہم ان کا ذِکرِ خَیر کر کے اپنے دلوں کو مُنَوَّر کر رہے ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب ہم بھی علمِ دِین کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

﴿1﴾ جو شَخص طلبِ علمِ دِین کے لیے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ پاک کی راہ میں ہے۔

(ترمذی، کتاب العلمِ دِین، باب فضل طلب العلمِ دِین، حدیث: ۴، ۲۶۵۶/۲۹۴)

﴿2﴾ طالبِ علمِ دِین کو خوش آمدید! فِرِشتے اُسے گھیر لیتے ہیں اور اپنے پَروں کے ذریعے اس پر سایہ کرتے ہیں، پھر وہ طالبِ علمِ دِین سے طلبِ علمِ دِین کے سبب مَحَبَّت کرتے ہوئے قِطار در قِطار آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ (معجم کبیر، صفوان بن عسال ... الخ، ۸/۵۴، حدیث: ۷۳۴۷)

﴿3﴾ اللہ پاک قِیامت کے دن بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو علیحدہ کرکے فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں اپنی طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے علم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مبتلا کروں گا۔ (لہٰذا اب) جاؤ! کیونکہ میں نے تمہاری مَغفِرَت فرما دی۔

(جامع بیان العلمِ دِین و فضلہ، باب جامع فی فضل العلمِ دِین، ص ۶۹، حدیث: ۲۱۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَيۡه علمِ دِین کے فَوائد و ثَمرات بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خُوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے، اس کا حاصِل کرنا طُغرائے امتیاز ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے اِنسانی زندگی کامیاب اور خُوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت سُدھرتی ہے۔ (یاد رہے! علم سے) وہ علم مُراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو، کہ یہی وہ علم ہے، جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ (بہارِ شریعت، (حصہ شانزدہم)، ۳/۶۱۸ ملتقطاً)

علم انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَام کی مِیراث ہے، **علم** قُربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **علم** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **علم** گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **علم** خَوفِ خدا کو بیدار کرنے کا عظیم نُسخہ ہے، **علم** دنیا و آخرت

میں عِزت پانے کا سبب ہے، **علم** مُردہ دِلوں کی حیات ہے، **علم** سلامتیِ ایمان کا مُحافظ ہے، **علم** مخلوقِ خدا کی مَحبَّت پانے کا سبب ہے، اَلْغَرَض! **علم** بے شمار خُوبیوں کا جامع ہے، اس میں دِین بھی ہے دنیا بھی، اس میں آرام بھی ہے اطمینان بھی، اس میں لذّت بھی ہے راحت بھی، لہٰذا عَقْل مند وُہی ہے جو طلبِ علمِ دِین میں مشغول ہو کر آخِرت کی نجات کا سامان کر جائے۔ اے کاش! کہ ہمیں بھی علمِ دین سیکھنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عُموماً کسی بھی اِنْسان کے اچھا یا بُرا ہونے میں گھر کے ماحول کو بُنیادی حیثیت حاصِل ہوتی ہے، اگر گھر والے خصوصاً والدین بُرائیوں میں مبتلا ہوں تو اولاد پر بھی اس کے بُرے اَثرات مُرتَّب ہوتے ہیں اور اگر والِدَین نیک نمازی، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے کی لازوال دولت سے مالا مال اور علمِ دِین کی نعمت سے سرشار ہوتے ہیں تو ان کی تعلیم و تَربِیَت اور خُوبیوں کا فیض صرف ان کی ذات تک ہی مَحدُود نہیں رہتا بلکہ اللہ پاک کے فَضْل واِحسان سے نسل در نسل منتقل ہوتا چلا جاتا ہے کیونکہ بچوں کا پہلا مَدْرَسہ ہی ان کا گھر ہوتا ہے، چنانچہ

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: بچے اپنے ماں باپ کے ہر عمل کو بغور دیکھتے سنتے ہیں اور اُن کی عبادتوں دعاؤں کو یاد کر کے اُن کی نَقْل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ باپ کو چاہیے کہ اچھا نمونہ بنے کہ اولاد باپ کی نقل کرتی ہے، بچوں کا پہلا مَدْرَسہ ان کا گھر ہے اور پہلے مُعلِّمِ دِین اُن کے ماں باپ۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۸) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ بچہ ہوش سنبھالنے پر جیسا اپنے ماں باپ اور ساتھیوں کو دیکھتا ہے ویسا ہی بن جاتا ہے، ماں باپ بچے کے پہلے استاد ہیں، ان کی صحبت بچے کی طبیعت کے لیے نقشہ ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ اپنی لڑکیوں کے لیے اچھے خاوند اور لڑکوں کے لئے دِیندار نیک بیویاں تلاش کرو تاکہ بچے نیک ہوں۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۰۰ بتغیر قلیل)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! داتا علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی ذات میں ہمیں

جو خوبیاں نظر آتی ہیں، نیز شوقِ علمِ دِین کے جو مبارک اثرات آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شَخْصِیَّت میں نظر آتے ہیں، یقیناً اس میں فَضْلِ خداوندی آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاملِ حال رہا، مگر ساتھ ساتھ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر والوں خصوصاً والدین کی تعلیم و تربیت کا بھی اس میں بہت بڑا عمل دخل تھا۔ آیئے!اب داتا علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مثالی گھرانے کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کرتے ہیں اور پھر اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش بھی کریں گے، چنانچہ

داتا علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مُتَّقی گھرانہ

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد حضرت عثمان بن عبدُالرَّحْمٰن رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے زبردست عالِم اور عابد و زاہد تھے۔ سلطنتِ غَزنیہ کے زمانے میں دنیا کے کونے کونے سے علمائے کرام، مشائخِ عظام، شُعَرا(شُ۔عَ۔رَا) اور صُوْفِیا **"غزنی"** میں جمع ہو گئے تھے، جس کی وجہ سے غزنی عُلُوم و فُنُون کا مرکز بن چکا تھا، آپ کے والدِ ماجد حضرت عثمان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی یہاں رہائش اِختیار فرمائی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ حُسَیْنی سادات سے تعلق رکھنے والی عابِدہ زاہِدہ خاتون تھیں۔ (فیضان داتا علی ہجویری، ص۶ بتغیر قلیل) جن کی زبان ذِکرِ الٰہی سے تر اور دل جلوۂ حق سے سرشار رہتا تھا، (فیضانِ داتا علی ہجویری، ص۸) آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ماموں کو زُہد و تقویٰ اختیار کرنے کے سبب **تاجُ الاولیا** کے لقب سے شہرت حاصل تھی۔ اَلْغَرَض! آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاندان شرافت و صداقت اور علم و فَضْل کی وجہ سے مشہور تھا۔ (فیضان داتا علی ہجویری، ص۶)

سُبْحٰنَ اللہ! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا گھرانہ کیسا قابلِ رشک تھا کہ والدِ محترم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے زبردست عالِمِ دین، والدۂ ماجدہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہا اعلیٰ درجے کی عابدہ و زاہدہ اور تلاوتِ قرآن کی شیدائی جبکہ ماموں جان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ **"تاج**

الاولیا" یعنی اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کے تاج کے لقب سے مشہور تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب علم و عمل، عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قُرآن کی نعمت سے مالا مال گھرانے میں پرورش پائی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی اس کی خُوب خُوب برکتیں نصیب ہوئیں، ان کے طُفَیل اللہ تعالیٰ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی تقویٰ و پرہیز گاری کی نعمت سے نوازا اور اس قدر علم و فضل عطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس میں سے مخلوقِ خدا کو بھی خوب فیضیاب فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! فی زمانہ ایسی تقویٰ و پرہیز گاری اور علمِ دِین سے مَحَبَّت نہ تو اب والدین میں نظر آتی ہے اور نہ ہی اولاد میں، شاید اس کی یہ وجہ ہے کہ والِدَین کا سارا زور بچوں کو دنیاداری سکھانے پر لگا ہوا ہے، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دُنیا سے نہ جائیں، انہیں دِیندار بنا کر جائیں جو خود انہیں بھی قبر میں کام آئے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردے کو قبر میں ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۶۵)

رسولِ اکرم، نُورِ مُجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مرتا ہے اُس کا (ہر) عمل رُک جاتا ہے، سوائے 3 (اعمال) کے، (1) صَدَقَہ ٔ جارِیہ، (2) وہ علم جس سے لوگ نَفع اُٹھائیں اور (3) نیک اولاد جو اُس کے لئے دُعا کرے۔ (مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان۔۔۔ الخ، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱)

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نیک اولاد سے علم و عمل والا بیٹا مراد ہے۔ صاحبِ مِرقاۃ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹے کو چاہیے کہ باپ کو دعائے خیر میں یاد رکھے، حتّٰی کہ نماز میں ماں باپ کو دعائیں پہلے دے بعد میں سلام پھیرے ورنہ اگر نیک بیٹا دعا بھی نہ کرے، ماں باپ کو ثواب ملتا رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۸۹ بتغیر قلیل)

بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اولاد کے سنورنے یا بگڑنے میں زیادہ کردار ماں ہی کا ہوتا ہے کیونکہ ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہوتی ہے، اگر یہ تربیت گاہ معیاری ہو گی تو جو تربیت حاصل کر کے نکلے گا وہ بھی معیاری ہو گا مثلاً اگر مائیں اللہ و رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابہ و اہلبیت رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے فرامین پر عمل پیرا ہونے والیاں، اَزواجِ مُطہَّرات، خاتونِ جنّت اور صحابیات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کی حقیقی دیوانیاں، شوقِ علمِ دِین اور ذوقِ تلاوت کی نعمت سے سرشار، مُتَّقِی و پرہیز گار، عبادت گزار، سُنّتوں بھری زندگی گزارنے والیاں اور اچھے ماحول سے وابستہ ہوں گی تو ان کی اولاد بھی انہی خصوصیات کی مالک ہو گی۔

بد قسمتی سے آجکل کی عورتوں کا زیادہ تر وقت ذِکر و دُرود، تلاوت و عبادت اور علمِ دِین سیکھنے کے بجائے ایک دُوسرے کی غیبتیں کرنے، اِدھر کی اُدھر لگانے، بِلاضرورت بازاروں میں گُھومنے، فلمیں، ڈرامے دیکھنے، مَوسیقی سننے، ناوِل و ڈائجسٹ پڑھنے، کمپیوٹر، موبائل اور انٹرنیٹ وغیرہ کا غلط استعمال (Miss Use) کرنے، سوشَل میڈیا کے جال میں اپنے آپ کو پھنسا کر نہ کرنے والے کاموں میں پڑ جانے اور نت نئے فیشن اپنانے وغیرہ میں گزر جاتا ہے، جبکہ بچا ہوا وقت گھر کے کام کاج نمٹانے میں کٹ جاتا ہے، نتیجتاً اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح سے غافل بے عملی کی شکار ان ماؤں کی بے عملی کے بُرے اَثرات براہِ راست آنے والی نسلوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں، تاریخ گواہ ہے کہ پھر انہی کے بچوں میں سے آگے چل کر کوئی جواری بنتا ہے، تو کوئی فراڈی، کوئی دہشت گرد بنتا ہے تو کوئی چرسی موالی، کوئی چور بنتا ہے تو کوئی ڈاکو، پھر ان جرموں میں ملوّث افراد جب قانون کے ہتّھے چڑھتے ہیں تو بسا اوقات پھانسی تک بھی نوبت آجاتی ہے۔ آیئے! ایسے ہی ایک مجرم کی عبرت آموز حکایت سنتے ہیں چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب **"تربیتِ**

اولاد" صفحہ نمبر 17 پر ہے کہ ایک مرتبہ ایک مجرم تختۂ دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔ جب اس سے اس کی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کی یہ خواہش پوری کر دی گئی۔ جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا۔ وہاں پر مَوْجُود لوگوں نے اسے ڈانٹا کہ بیوقوف! ابھی تُو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تُو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے اس تختے تک پہنچانے والی یہی میری ماں ہے، کیونکہ میں بچپن میں کسی کے کچھ پیسے چُرا کر لایا تھا تو اس نے مجھے ڈانٹنے کی بجائے میری حوصلہ افزائی کی اور یوں میں جرائم کی دُنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا اور بالآخر آج مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔ (تربیتِ اولاد، ص۷ بتغیر قلیل)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ماں کی لاپرواہی اور اس کی غلط تربیت نے کیا گُل کِھلائے کہ اس کے بیٹے نے جرائم کی دنیا میں قدم رکھ دیا بالآخر پھانسی کی سزا پا کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، اس کے برعکس جن ماؤں کا کردار آئینے سے زیادہ شفاف ہوتا ہے، جن کے سینے خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے سے منور ہوتے ہیں، جو دنیا کی فانی آسائشوں میں ڈوبی نہیں ہوتیں، شرم وحیا جن کے خمیر میں شامل ہوتی ہے، اسلام کی سربلندی کی خاطر جینے مرنے کا جذبہ جن کے خون میں سرایت کر چکا ہوتا ہے، جنّت کی ابدی نعمتیں جن کے پیشِ نظر ہوتی ہیں، تو یہی مدنی سوچ وہ اپنے جگر کے ٹکڑوں میں بھی منتقل کرتی رہتی ہیں، پھر ایسی ماؤں کی گود سے مُحدّثین، مجدِّدین، مُفسّرین، اولیائے کرام، مفتیانِ کرام، علمائے عظام، مسلمانوں کے اِمام، دینِ اسلام کی خاطر جانیں قربان کر دینے والوں نیز خوفِ خدا وعشقِ مُصْطَفٰے کی دولت سے مالامال اسلامی حکمرانوں نے جنم لیا۔

لہٰذا والِدَین کو چاہئے کہ وہ سمجھداری کا مُظاہرہ کریں، اپنی سوچ میں تبدیلی لائیں اور اللہ پاک کی اس نعمت کی قدر کریں نیز ان کی تربیت کرتے ہوئے خود بھی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کی کوشش کریں، غیر محارم سے شرعی پردہ کریں، فرائض و واجبات، سُنَن و مستحبات کی پابندی کریں، ظاہری و باطنی علوم سیکھیں، اچھی عادتیں اور اچھے اخلاق اپنائیں، اپنے بچوں کے ذہنوں میں بھی ایسی ہی مدنی سوچ پیدا کریں، بچے شرارت کریں تو ہمیشہ تنہائی میں نرمی سے سمجھائیں، بُرے دوستوں اور بدعقیدہ

لوگوں کی صحبت میں ہر گز نہ بیٹھنے دیں کہ بد عقیدہ لوگوں کی صحبت، ان سے تعلیم حاصل کرنا، ان کے بیانات سننا یا ان کی تحریریں پڑھنا ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں حافظِ قرآن، قاریِ قرآن، عالمِ دین اور مفتی بنائیں، قصّے کہانیوں اور چُٹکلوں کی کتابیں نہ خود پڑھیں نہ انہیں پڑھنے دیں، بلکہ مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتابوں اور رسائل کے مطالعہ کی ترکیب بنائیں، خود بھی ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شریک ہوں اور انہیں بھی شرکت کی ترغیب دلائیں، گھر میں اگر گناہوں بھرے چینلز، فلموں ڈراموں اور موسیقی کا سلسلہ ہے تو اسے ختم کروائیں اور صِرف 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی مَدَنی چینل ہی دیکھیں اور دکھائیں۔ اگر ہم ان اُصولوں کے مُطابِق زندگی گُزارنے میں کامیاب ہوجائیں تو یقیناً مُعاشَرے سے جہالت کا اندھیرا چھٹ سکتا ہے، ہر طرف سُنّتوں کی بہاریں آسکتی ہیں اور ہمارا بچہ بچہ نیک، مُتّقی اور ماں باپ کا فرمانبردار بن سکتا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "نیک اعمال"

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" اِنْ شَآءَ اللہ۔ لہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابَستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے روزانہ کا ایک دینی کام نیک اعمال رسالہ پُر کرنا بھی ہے 72 نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 44 یہ ہے کہ آج آپ نے کسی مسلمان کا عیب ظاہر ہوجانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ پہلے

کا زمانہ ہر لحاظ سے صاف سُتھرا تھا، اُس دور میں آج کی طرح بُرائیاں عام نہ تھیں اور نہ ہی بُرائیوں پر اُبھارنے والے آلات و اسباب کی اس قدر کثرت تھی بلکہ عموماً گھر گھر سے اسلامی تعلیمات کی کرنیں پھوٹتی تھیں، والدین بلکہ سارے گھر والے مُتّقی و پرہیز گار اور علم و عمل کی دولت سے سرشار ہوا کرتے تھے خصوصاً ماؤں کا کردار لائقِ تقلید تھا جیسا کہ داتا علی ہجویری رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہا کے مُتَعلِّق ہم نے سنا کہ وہ بھی اعلیٰ درجے کی عابدہ وزاہدہ خاتون تھیں، لہٰذا ایسے گھرانوں میں آج کی بہ نسبت کثرت سے نیک ہستیاں جنم لیتی تھیں، جبکہ آج ہر طرف شیطانی کاموں کی کثرت ہے، بے عملی کا دور دورہ ہے، لہٰذا اس گئے گزرے دور میں اب نہ تو ایسی خصوصیت والی مائیں ہیں اور نہ ہی سلف صالحین جیسی خوبیوں والی اولاد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ اب بے حیائی و بے عملی اپنے عروج پر ہے، مگر اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ نیک ماؤں یا اولیائے کرام رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہِمْ کا وجود ہی زمانے سے مِٹ چکا ہے۔ بِلا شبہ نیک و پرہیز گار مائیں اوران سے تربیت پانے والے اولیائے کرام اب بھی رُوئے زمین کے مسلمانوں کو فیضیاب فرمارہے ہیں، فیضانِ اولیاء سے آج بھی کئی غیر مسلموں کے قبولِ اِسلام کی خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں، ان کے فیضان سے آج بھی مسجدوں کی کچھ نہ کچھ رونق باقی ہے، جی ہاں! آج بھی کئی بے نمازی، شرابی، چور ڈاکو، ماں باپ کے نافرمان اپنے گناہوں سے توبہ کرکے نیک لوگوں کی صف میں شامل ہورہے ہیں، جی ہاں! آج بھی گناہوں بھرے چینلز دیکھ کر اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرکے ربّ تعالیٰ کی ناراضی کا سامان کرنے والے کسی کے سمجھانے کی برکت سے راہِ راست پر آرہے ہیں، جی ہاں! علمِ دین کی دولت سے مالامال کرنے والے دِینی مدارس وجامعات سے فیضانِ علم اب بھی جاری و ساری ہے، جہاں سے سینکڑوں علماء تیار ہوکر علم کے نور سے جہالت کے اندھیروں کو دُور کر رہے ہیں، جی ہاں! آج کے اس پُر فتن زمانے میں پندرہویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ

طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وہ عظیم ہستی ہیں، جن میں اولیائے کاملین کی نشانیاں بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ زمانے کے اس برگزیدہ ولی کی تعلیم و تربیت ایک ایسی عابدہ وزاہدہ خاتون کے زیرِ سایہ ہوئی جو خود بھی شرعی اُصول وضوابط پر سختی سے عمل پیرا تھیں اور اپنے بچوں کو بھی شریعت کا آئینہ دار بنانے میں زندگی بھر مصروف رہیں۔ آیئے! اس عظیم بیٹے کی عظیم ماں کی مبارک زِندَگی کا مختصر تعارف بھی سنتے ہیں، چنانچہ

اُمِّ عطار کا ذکرِ خیر

شیخ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہا ایک نیک وپرہیز گار خاتون تھیں۔ جنہوں نے شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر تربیت کی، جس کا منہ بولتا ثبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ آپ نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض وواجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و تَربِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ والدۂ محترمہ کا شبِ جُمُعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھا در (باب المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کلمہ طَیِّبہ اوراِستِغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصۂ زمین پر روح قَبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے اس حصے میں جس میں اِنتِقال ہوا تھا، طرح طرح کی خوشبوؤں کی لپٹیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقْت چند گُلاب کے پھول لاکر رکھے تھے جو شام تک

تقریباً ترو تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ (تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط2)، ص ۱۴۱ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی اُمِّ عطار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کوئی عام خاتون نہ تھیں بلکہ اللہ پاک کی مقرب، صابرہ وشاکرہ اور باہمت خاتون تھیں کہ جو آزمائش کی گھڑی میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق تربیت میں مشغول رہیں، جو نمازوں اور سُنّتوں کی خود بھی پابند تھیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتیں تھیں، شاید ان کی یہی ادا ربّ تعالیٰ کو پسند آگئی، لہٰذا دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گئیں، بعدِ وصال چہرہ بھی جگمگا اُٹھا اور جس جگہ وصال ہوا وہ جگہ بھی بھینی بھینی خوشبو سے مشکبار ہوگئی، اگر ہماری اسلامی بہنیں بھی اُمِّ عطار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کے کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے اور نفس و شیطان کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو زیورِ شریعت سے آراستہ کرلیں، فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں، جس طرح یہ بچوں کے اسکول یا ٹیوشن جانے کا ناغہ نہیں ہونے دیتیں اور کبھی ہو بھی جائے تو ان پر سختی کرتی ہیں، اگر اسی طرح نمازوں وغیرہ کے معاملات اور ضروری دِینی تعلیمات کیلئے بھی کوشش کریں تو اس کے دنیا میں بھی کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور آخرت میں بھی برکتیں نصیب ہوں گی۔

17 صفر المظفر کو اُمِّ عطار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کا یوم منایا جاتا ہے، جن جن سے ممکن ہو اُمِّ عطار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کے اِیصالِ ثواب کے لیے مدنی قافلوں میں سفر اختیار فرمائیں۔

داتا علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ملفوظات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! علمِ دِین کی اہمیت اور عمل کی ترغیب کیلئے حضرت داتا علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نصیحت آموز مدنی پھول سنتے ہیں: آپ فرماتے ہیں،

انسان کو تمام علوم کا جاننا ضروری نہیں، صرف اتنا علم حاصل کرنا لازمی ہے، جسے شریعتِ مطہرہ نے ضروری قرار دیا ہے۔ طالبِ علم کے لیے لازم ہے کہ باعمل بننے کے لیے علم حاصل کرے آگ پر قدم رکھنا تو نفس گوارا کر سکتا ہے لیکن علم پر عمل اس سے کئی گنا دُشوار ہے۔ صرف علم پر قناعت کرنے والا عالم نہیں، عمل کی برکت سے علم فائدہ دیتا ہے لہٰذا کبھی بھی علم کو عمل سے جدا نہیں کرنا چاہیئے۔ جو شخص شرعی معاملات میں محتاط نہ ہو، پرہیز گاری کے بغیر علمِ شریعت حاصل کرے، رخصتوں اور تاویلوں کے پیچھے لگ کر شبہات میں پڑے، ائمہ کی تقلید چھوڑ کر خود مجتہد بن بیٹھے، تو ایسا شخص جلد ہی گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ دراصل یہ باتیں دل کی غفلت کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ (فیضانِ داتا علی ہجویری، ص ۶۹ تا ۷۱ ملتقطاً بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری" کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرامین اور آپ کی سیرتِ مبارکہ سے متعلق مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 84 صفحات پر مشتمل رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس رسالے میں داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت، آپ کے شوقِ علمِ دِین، حصولِ علمِ دِین کے لئے سفر، آپ کی کرامات، آپ کی تصانیف، آپ کے ملفوظات اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ سے **ھدیۃً** طلب فرما کر خود بھی پڑھیئے اور زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمائیے۔

مرحبا صد مرحبا! 20 صَفَرُ الْمُظَفَّر، متوقع کو داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک بھی ہے، اس موقع پر ہزاروں عاشقانِ رسول و غلامانِ داتا صاحب، اپنے من کی مُرادیں پوری کرنے اور داتا صاحب

رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فیضان سے اپنی خالی جھولیوں کو بھرنے کے لیے دُور دراز سے سفر کرکے مزارِ پُرانوار پر حاضری کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول تک نیکی کی دعوت اور دعوتِ اسلامی کا تعارف پہنچانے کا ایک بہترین و آسان ذریعہ **"مدنی رسائل"** تقسیم کرنا بھی ہے، ہو سکے تو داتا صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ سے متعلق رسائل خرید کر تقسیم کر دیئے جائیں، ورنہ مکتبۃ المدینہ سے کسی بھی موضوع پر رسائل خرید کر تقسیم کیجئے، لاہور کے علاوہ بھی دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول داتا صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے مدنی رسائل تقسیم کرسکتے ہیں، آیئے! ہم سب بھی **ہاتھوں ہاتھ نیّت** کرتے ہیں کہ داتا صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **اِیصالِ ثواب** کے لیے ہم بھی **مدنی رسائل تقسیم** کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

رِسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری" دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم حضرت داتا علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا فیضان حاصل کرنے کے لیے آپ کے شب وروز کے مَعمُولات کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی زندگی نیکی کی دعوت، مخلوقِ خدا کی خدمت اور اشاعتِ علمِ دِین کے لیے وقف فرمادی تھی، حضرت داتا علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن میں تدریس فرماتے اور رات میں حق کے مُتلاشی افراد کو تلقین فرماتے، ہزاروں جاہل ان کے ذریعے سے عالم، ہزاروں غیر مسلم دولتِ اسلام سے مالامال ہوئے، ہزاروں گمراہ سیدھے راستے پر آگئے، ہزاروں دیوانے دولتِ عقل اور دانشوری سے سرفراز ہوئے، ہزاروں ناقص کامل ہوئے اور ہزاروں فاسق نیکوکار ہوئے۔ دُور دُور سے شیخ، حضرت کی خدمت میں

آکر بہریاب ہوئے۔ [1]

حضرت داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان وعظمت اور شوقِ علمِ دِین کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتاہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کے نبی حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی صحبت میں رہ کر ان سے بھی علمِ دِین حاصل کیا۔یادرہے حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کیلئے کچھ شرائط ہیں، چنانچہ

حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے اکتسابِ فیض

حضرت علی خوّاص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کی تین(3)شرطیں ہیں:(1)وہ سنّت کا عامل ہو۔(2)دنیا پر لالچی نہ ہو،(3) مُسلمانوں کے لیے اس کا سینہ بالکل صاف ہو،نہ تو اس کے دِل میں کینہ ہو نہ ہی حَسد اور نہ ہی وہ کسی پر تکبّر کرتا ہو۔ [2]

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ میں یہ تینوں شرائط مَوجُود تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عاملِ سنت ،لالچِ دنیا سے بہت دور اور مسلمانوں کے خیر خواہ تھے، اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے نہ صرف ملاقات فرمائی بلکہ آپ کی صحبت میں رہ کر ظاہری وباطنی علوم حاصل فرمائے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے بہت ہی گہری دوستی تھی۔ [3]

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر اللہ پاک کا کیسا خاص فضل وکرم تھا کہ اس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نہ صرف علمِ دِین سیکھنے سکھانے کا جذبہ بخشا بلکہ کرم بالائے کرم یہ کہ اپنے پاکیزہ نبی حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے ظاہری وباطنی علوم سیکھنے کا شرف بھی عطا فرمایا۔یادرہے !حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے ایک ایسے برگزیدہ نبی ہیں کہ جو اب بھی حیاتِ ظاہری کے ساتھ مُتَّصِف

---

1 . . . حدیقۃ الاولیاء، ص ۱۸۲، ملتقطاً

2 . . . المیزان الخضریہ، ص ۱۵

3 . . . کشف المحجوب، دیباچہ، ص ۱۶

ہیں اور سمندر میں لوگوں کی رہنمائی کرنا انہی کے سپرد ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۳ بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم اور داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے طفیل امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی شوقِ علمِ دِین اور حکمت و دانائی کا وہ خزانہ عطا فرمایا ہے کہ جو بہت کم لوگوں کے حصے میں آیا ہے۔ آپ کی شخصیت میں ہمیں بزرگانِ دِین اور داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات کے واضح آثار دکھائی دیتے ہیں، کیونکہ ان اللہ والوں کے فیضان سے آپ کا سینہ بھی علمِ دِین سیکھنے اور اس کی ترویج و اشاعت کے جذبے سے سرشار ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کی نگاہِ فیض سے لاکھوں مُسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں انقلاب آیا اور وہ گناہوں سے تائب ہو کر صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ اگر ہم عقائد و اعمال، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، طِب و رُوحانیت وغیرہ مختلف موضُوعات پر کئے گئے سوالات کے جَوابات پر مشتمل امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَدَنی مذاکرے، اِصلاحی، فقہی، رُوحانی و اَخلاقی موضوعات سے معمور کثیر بیانات سُنیں، بے شمار سُنّتوں کا مجموعہ فیضانِ سُنّت اور بے شمار موضوعات پر دیگر کتب و رسائل کا مطالعہ کریں تو پتا چلے گا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیسا علم عطا فرمایا ہے۔ دعوتِ اسلامی کا یہ ٹھاٹھیں مارتا سَمُندر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مردِ کامل کے ذریعے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی، فیشن پرستوں کو سُنّتوں کا عادی، فاسِقوں کو متّقی بنا دیا ہے، بدعقیدہ لوگوں کو خوش عقیدگی، جاہِلوں کو علمِ دین کی روشنی، بے عملوں کو عمل کی پختگی، خشک مزاجوں کو لذتِ عشقِ مُصطفوی، بے باکوں کو خوفِ خدا اور اسلامی بہنوں کو زیورِ شرم و حیا سے آراستہ و پیراستہ کیا ہے۔ علمائے کِرام و مُفتیانِ عِظام و مُصَنِّفین اور جامعاتُ المدینہ اور دارُ الافتا اہلِسُنّت کی مدنی بہاریں دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ اللہ پاک نے اس ولیِ کامل، عاشقِ ماہِ رِسالت و عاشقِ اعلیٰ حضرت کے ذریعے جہالت کو کیسے دُور فرمایا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کے دَم قدم سے سُنّتوں کی مدنی بہاریں ہیں، اِن کی اَن تھک کوششوں کو سراہتے

ہوئے صرف عوام ہی نہیں بلکہ دُنیا بھر کے عُلماءِ کرام بھی گویا کہ حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اِن الفاظ میں لب کُشائی فرماتے ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں:

مسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری　　تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
فکرِ رضا کو کر دیا عالَم پہ آشکار　　یہ تیرا اُونچا کام ہے الیاس قادری
سنّت کی خوشبوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا　　فیضان تیرا عام ہے الیاس قادری
ہے دعوتِ اسلامی کی دُنیا میں دھوم دھام　　مقبول تیرا کام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ تِرے ہو گیا جہاں　　میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

میڈیا ڈیپارٹمنٹ

پیارے اسلامی بھائیو! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی اسّی (80) سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے انہیں شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "میڈیا ڈیپارٹمنٹ" بھی ہے شعبہ میڈیا ڈیپارٹمنٹ کا کام صحافت سے وابستہ افراد سے رابطہ کر کے انہیں دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات سے آگاہ کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کرنا اور ان میں نیکی کی دعوت کو عام کرنا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری خوش بختی ہے کہ آج ہم نے بھی اللہ پاک کے ایک ولی "حضرت داتا علی ہجویری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ" کے **شوقِ علمِ دِین** کے مُتَعَلِّق سننے کا شرف حاصل کیا، اللہ پاک ہمیں بھی ان کا صدقہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آئیے! امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: پہلے دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو بلکہ دو (2) یا تین (3) مرتبہ (سانس لے کر) پیو، پینے سے پہلے بِسْمِ الله پڑھو اور فارغ ہونے پر اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہا کرو۔ (ترمذی، ۳/۳۵۲، حدیث: ۱۸۹۲)

☆ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔ (ابوداود، ۳/۴۷۴ حدیث: ۳۷۲۸) حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے۔ سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے، اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دُودھ یا چائے کو پُھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے (یعنی کچھ) ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۷۷) البتّہ دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر شفا کی نیّت سے پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں۔ پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے۔

﴿اعلان﴾

پانی پینے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

حضرت اَحمد صاوِی رَحمَۃُاللہِعَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

4 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، **اللہ** پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 16 ستمبر 2021ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، **کُل دورانیہ 15 منٹ**

پانی پینے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ چُوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ ☆ پانی تین سانس میں پئیں۔ ☆ بیٹھ کر اور سِیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے۔ ☆ لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زَم زَم شریف کی مُشابہت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۴/۵۷۵۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۶۶۹ ماخوذاً) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں۔ ☆ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی چیز میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے۔ (اِتحافُ السّادۃ، ۵/۵۹۴) پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے۔ ☆ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسری سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے۔ (اِحیاءُ العُلوم، ۲/۸) ☆ گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جوٹھے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہیے، منقول ہے: **سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ** یعنی مسلمان کے

جوٹھے میں شِفا ہے۔ (الفتاوی الفقهية الكبرى لابن حجر الهيتمى، ۴/۱۱۷، كشف الخفاء، ۱/۳۸۴) ☆پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

☆نیا لباس پہنتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "نیا لباس پہنتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ تعالی کے لئے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں۔ (خزینۂ رحمت ص ۱۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ

www.dawateislami.net

کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یااِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں

قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرما لیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد